

السبل الجلیة فی آباء العلیة

للشیخ العلامة جلال الدین
عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی
المتوفی سنة ۹۱۱ھ / ۱۵۰۵ء

والدین مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں صحیح عقیدہ

ترجمہ و تحقیق
مفتی محمد خان قادری



ALAHAZRAT NETWORK

اعلحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

والدین مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں صحیح عقیدہ

ترجمہ و تحقیق

تصفیہ

امام جلال الدین سیوطی
مفتی محمد شفیع خان قادری

حجاز پبلی کیشنز لاہور

جملہ حقوق حق باشر محفوظ ہیں

مکمل کتاب	السُّلَّ التَّجَنُّبَةُ فَرِاقًا، مَعْنَى
زیر کاغذ	والدین مصطفیٰ سادات میں صحیح عقیدہ
تصنیف	امام جلال الدین سیوطی
ترجم	مفتی محمد خان قادری
پہلے بیروت	خانقاہ سلیمان
کچھ رنگ	قبر بچہ دات سستا ہو گیا دیہادہ کیت
	کچھ رنگ قمر اقبال د شاموں کیانی
	حجاز پہلی کیشنز لاہور
	محمد اسلم شہزاد
نویسہ تمام	رجح اول 1420ھ کی 1999ء
مباحث اول	کیا سو (1100)
تقدیر	
قیمت	

مفتی العصر مفتی محمد خان قادری کی تمام تصانیف کے علاوہ دیگر علماء کی تحقیقی و علمی کتب پر عایت حاصل کرنے کے لئے حجاز پہلی کیشنز مرکز لاہور میں سستا ہو گیا دیہادہ کیت لاہور سے رجوع فرمائیں۔
فون - 324948

اشتباب

حضرت العلام مولانا علامہ محمد رشید انٹشبندی، مدظلہ
کے نام

۱۔ جو طلبہ کو کتاب تک ہی محدود نہ رکھتے ہیں انہیں معاشرتی انسان
بنانے کی فکر پر گوشہ نشین کرتے۔

۲۔ سیاست کو دین سے جدا نہیں بلکہ اس کے تابع تصور کرتے۔

۳۔ معاملات کو بڑا واضح و صاف رکھنا ان کا طرز؟ اختیار تھا۔

محمد خان قادری

فہرست

۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۴۲	۴۲	۴۲	۴۲
۴۳	۴۳	۴۳	۴۳
۴۴	۴۴	۴۴	۴۴
۴۵	۴۵	۴۵	۴۵
۴۶	۴۶	۴۶	۴۶
۴۷	۴۷	۴۷	۴۷
۴۸	۴۸	۴۸	۴۸
۴۹	۴۹	۴۹	۴۹
۵۰	۵۰	۵۰	۵۰

۱۔ اٹھیں دیں کی وصیت تھی بچی لڑکا وہ طرب میں جھارے ہوں گے جگہ بھلتا پا جاتی ہے کہ نام بچی "نام غزل" شروع مسلم نام ابی ہر نام شرقی مغربی ملتی ہے
ہیں وہ کو اقتدار کھیل

[illegible]

اہم سیول نے اس مسئلہ میں یہ چار مسائل نور الحق کے دادا کی بنی تفصیلی کے ساتھ بیان کر دیئے ہیں۔

پہلے ہم غصہ، جھگڑے، لڑائی، فتنے کے احوال سے بچ کر دیگر مسئلہ اُتر

امت کے حوالہ بہت ہی آگے لے دیتے ہیں۔

۱۔ امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن ابی بکر بن ابی شیبہ نے اپنی کتاب التوحید میں تصدیق لکھا ہے۔

لَنْ يَخْلُقَ اللهُ تَعَالَى أَحَدًا لَهُ إِبَادَةٌ وَإِلَهُ
وَالْعَرِيقُ كَوْنَهُ قَرِيبًا لَوْدٍ وَ

(المباح: لا تلام القرآن ۲۷-۲۸)

۲۔ شارح غراری امام احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر بن ابی شیبہ نے اپنی کتاب التوحید میں تصدیق لکھا ہے۔

طَائِفَةُ الْحَمْدِ مِنْ ذِكْرِهِمْ يَمَّا
فِيهِ نَقِصَ فَاِنْ فَتَكَ فَنَدِ يُوْنِي
النَّاسِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ
الْحَرْفُ جَاءَ بِأَنَّهُ أَفَّا ذَكَرَ أَبُو
الشَّيْخِ يَمَّا يَنْفَعُهُ لَوْ وَصَفَ
بِوَصْفٍ بِهِ وَذَلِكَ الْوَصْفُ بِهِ
نَقِصَ ثَانِي وَلَهُ يَذْكُرُ فَتَكَ لَ
عِنْدَ الْمُخَاطَبَةِ وَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ لَا تَرْفُؤُوا الْأَحْيَاءَ بِسَبِّ
الْأَمْوَاتِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي
الْمَعْبُورِ وَلَا رَيْبَ أَنَّ لِقَاءَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ كَثُرَ بِقَتْلِ فَاعِلِهِ إِنْ لَمْ
يَسْبِ عَدْلًا وَسَتَانِي مَبَاحِثَ فَالْكَ
إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى فِي الْحَصَانِ
مِنْ مَقْصِدِ الْمُحِيزَاتِ وَقَدْ اطْلُبَ
بَعْضُ الْعُلَمَاءِ فِي الْأَسْتِدْلَالِ

آپ علیہ السلام کے دھڑلے کے بارے میں
ہرگز کوئی ایسی مشکوکہ کی جلتے جس
میں ان کی طرف کسی نقص یا عیب کی
شبہت ہو کیونکہ عرب یہ ہے کہ جب
بھی کسی کے والد کا عیب یا نقص بیان
کیا جاتا ہے تو اس کے بزرگ سے اس
کی لڑکھ کو نصیحت و تہنیت پہنچتی ہے
اس لئے آپ علیہ السلام کی ہدایات میں
ہے ہے "مہلک کو بھانپ کر رکھو
کو نصیحت نہ دو۔ اسے امام طبرانی نے
حکم مسلم میں نقل کیا اور اس میں
کوئی شک نہیں کہ آپ علیہ السلام کو نصیحت
دینے والے کو عار سے نزدیک آگ کر
دیا جلتے گا اگر وہ نصیحت نہ کرے اس
کو نصیحت سے محروم ہو جائے گا۔

لا یماتھما قالہ تعالیٰ بقیہ علی
قصده الجمیل

(المراہب اللدیہ ص ۱۳۳)

بعض علماء (سید علی) نے والدین

صلاتی کے ایمان کو حدود واکل سے ثابت کیا ہے۔ اظہر قریبی انہیں اس
اصلی عمل پر جو اسے غیر مطلق ہے۔

۳۔ امام احمد شہاب الدین بخاری المتوفی ۲۵۵ھ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ کے
اس عمل پر کہ انہوں نے اس غلام کو نکال دیا جس نے حضور ﷺ کے والد
مرثی کے بارے میں لڑائی لڑی تھی۔

وفی فکک اشارۃ الی اسلام ابوہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال
ابن حجر وهذا هو الحق بل فی
حدیث صحیح غیر واحد من
الحفاظ ولم یلتفتوا لمن طعن
فیہ ان اللہ تعالیٰ احیاهما لہ
فاما بہ خصوصۃ لہما وکرامۃ
لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فقول ابن دحیۃ یرحمہ القرآن
والاجماع لیس فی محلہ لان
فکک ممکن شرعا وعقلا علی
جہہ التکرارہ والخصوصۃ فلا
یرحمہ القرآن والاجماع وکون
الایمان بہ لا ینقض بعد الموت
محلہ فی غیر الخصوصۃ
والکرامۃ وما احسن قول بعض
المتوقفین فی هذه المسالہ
الحل الحل من ذکرہما ینقص

اس میں حضور ﷺ کے والدین
کے اسلام کی طرف اشارہ ہے
مطلقہ ایمان پر کہتے ہیں کہ
مسلمین ہونا ہی حق ہے بلکہ
حدیث ہے جسے متعدد حفاظ حدیث
نے بھی قرار دیا ہے اور اس
میں طعن کرنے والوں کی طرف
توجہ ہی نہ کی جائے۔ اظہر قریبی
نے آپ ﷺ کے والدین کو ذمہ
کیا اور وہ آپ ﷺ پر ایمان
لائے ہیں ان کی خصوصیت ہے اور
آپ ﷺ کی شرف و عظمت ہے
ایم وید کا کہنا کہ یہ قرآن و
اجماع کے خلاف ہے عمل غلط ہے
کیونکہ یہ مذکورہ خصوصیت اور
شرائط کے بغیر نظر شرعی اور
حقی طور پر ممکن ہے اسے قرآن
اور اجماع رد نہیں کرتے کیونکہ

فَإِنْ ذَلِكْ قَدْ بَوَّضَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ الطَّبْرَانِيِّ لَا تُؤْخَرُ الْأَحْيَاءُ بِسَبِّ الْأَمْوَاتِ اُنْتَهَى وَحَدِيثُ مُسْلِمٍ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَيْبَى قَالَ فِي النَّارِ فَلَمَّا مَضَى وَوَلَّى دَعَا فَقَالَ إِنْ أَيْبَى وَابَاكَ فِي النَّارِ يَتَصَبَّنَ تَأْوِيلُهُ وَاعْلَمْ تَأْوِيلُهُ لَهُ هُنْدِي أَنَّهُ لَرَادٍ بِأَبِيهِ عَمَهُ أَيْ عَالِبٍ لِأَنَّ الْعَرَبَ تَسْمِي الْقَوْمَ أَيْ قَاتَهُ عَمَهُ الَّذِي كَفَلَهُ بَعْدَ مَوْتِ جَدِّهِ عَبْدِ الْمَطْلُبِ وَاتَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْمَا قَصْدٍ بِذَلِكَ إِنْ بَطَّيْبٍ خَاطِرُ ذَلِكَ الرَّجُلِ خَشْيَةٌ إِنْ يَرْتَدُّ لَوْ فُتُوحَ سَمِعَهُ أَوْلَا إِنْ أَبَاهُ فِي النَّارِ بِطَبِيبٍ أَنَّهُ قَالَ لَهُ ذَلِكْ بَعْدَ إِنْ وَلَّى أَوْ كَانَ ذَلِكْ قَبْلَ إِنْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فَوَلَّهُ تَعَالَى وَمَا كُنَّا مُعْطِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا كَمَا وَقَعَ لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ سَلَّ مِنْ أَطْعَامِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ هُمْ مَعَ آبَائِهِمْ ثُمَّ سَلَّ عَنْهُمْ فَذَكَرَ أَنَّهُمْ فِي الْحَتِّ

(تیسم الراضی، ۲ = ۳۷۳)

موت کے بعد ایمان کا نفع نہ دیتا خصوصیت اور کرامت سے عطا ہوئی ہے۔ اس سطر میں بعض غامضی اختیار کرنے والوں نے کیا غلط کہا کہ حضور علیہ السلام کے طریق کا قصص بیان کرنے سے بچ کیونکہ اس سے آپ علیہ السلام کو اہیت ہوتی ہے، طبرانی میں حدیث ہے میراں کو برا کہہ کر انہوں کو کہ خلیفہ مت پہنچاؤ، یہاں معاملہ حدیث مسلم کا کہ ایک شخص نے کہا تھا کہ رسول اللہ میرا باپ کہاں ہے؟ فرمایا 'نہیں' وہ دامن چلا گیا، آپ علیہ السلام نے دعا فرمائی اور فرمایا 'میرا باپ اور تمہارا باپ آگ میں ہیں۔ اس کی گواہی شہادتی ہے اور میرے نزدیک خصوصیت قرین اس کی گواہی ہے کہ یہاں آپ سے مراد جلا ہے غالب ہے، کیونکہ عرب بچا کو آپ کہتے ہیں کیونکہ عبدالطلب کی وفات کے بعد جلا نے ہی آپ علیہ السلام کی کرامت کی تھی۔ بقی آپ علیہ السلام نے اس کی تسلی کے لئے ایسا کیا کیسے ایسا نہ ہو کہ یہ

بیچتے ہیں کہ اس کا والد ایک شی
 ہے مرنے نہ ہو جائے لیکن وہ ہے
 کہ اسے والین بنا کر ایسا فرمایا۔ یا
 یہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی اس
 آیت کے نزول سے پہلے کا ہے
 کہ ہم حذاب نہیں دیتے یہاں
 تک کہ ہم رسول بھیج نہیں دیتا
 کہ آپ ﷺ سے شرکین کے
 بچوں کے بارے میں سوال ہوا تو
 آپ ﷺ نے فرمایا تھا وہ اپنے
 اہل کے ساتھ (دور فرمائیے) وہاں
 کے یارین کے بارے میں دوبارہ
 پوچھا گیا تو فرمایا وہ جنتی ہیں۔

۴۔ سورۃ بقرہ ص ۲۱۷ مہد اعلیٰ مر قلم الدیج فرمائی علیٰ التبتی ۳۲۵ ۷ اس
 مسئلہ پر قائم طراز ہیں۔

حضرات انبیاء علیہم السلام کی طرف
 ایک نور کے لئے بھی مقرر کی
 نسبت نہیں کی جا سکتی نہ
 حقیقتاً اور نہ والدین کے
 جمع کر کے حکمتاً لفظ
 شہودی ہے کہ نبی کا ذکر سلطان
 والدین کے ہیں نہ یا ان دونوں
 کی موت نبی کے ذکر سے پہلے
 ہو' دوسری صورت ایسا ہی کم
 ہے اور باتیں ہیں تو ممکن ہی نہیں

ان الانبیاء علیہم السلام
 مصومون عن حقیقة الکفر
 وعن حکمہ بنیۃ اہلہم وغلی
 ہذا فلا بد من ان یکون تولد
 الانبیاء بین ابویں مسلمین' لو
 یکون موتہما قبل تولدہم لکن
 الشئ الثانی قلماً یوجد فی الآباء
 لا یسکن فی الامہات' ومن ہذا
 بطل ما نسب بعضہم من الکفر
 الی ام سید العالم محمد بنی آدم

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم وذلک لانہ حیثہ یلزم نسبہ
الکفر بالتشیع وهو خلاف
الاجماع بل الحق الرابع هو
الاولی واما الاحادیث الواردة فی
ابوی سید العالم صلوات اللہ و
سلامہ علیہ وآلہ واصحابہ
فمستعرضة مرویة احادیثا فلا
تعریل علیہما فی الاعتقادات
واما آثرہ فالصحيح انه لم یکن
ابا ابراهیم عبیہ السلام بل ابوہ
نارح کذا صحیح فی بعض
التولیع واما کان آثرہ عم
ابراہیم علیہ السلام وریاء اللہ
تعالی فی حجة والعرب تسمى
العم الذی ولی قرینہ بن اخیہ ابا
لہ وجلی علما التاول قوله تعالی
واذا قال ابراهیم لابیہ قور (الانعام -
۵۳) وهو المراد مملووی فی
بعض الصحاح انه مؤل فی اب
سید العالم علیہ (ما کان للنبی
والنبی اموا ان يستغفروا
لنفسرکین ولو کانوا لولی قرینی
من بعد ما نہیں لهم لهم اصحاب
الجبیب) (النور - ۵۳) فان المراد

کہ وہ خود سے پہلے فوت ہو
جائیں گی اور ہے کہ سید عالم فر
میں توہم علیہ کی والدہ ماجدہ کی
طرف کفر کی نسبت کرنا باطل و
حرام ہے ورنہ حضور علیہ کی
طرف بالتشیع کفر کی نسبت لازم
آئے گی اور یہ خلاف اجماع ہے
بلکہ حق و راجح قول پہلا ہی ہے
کہ نبی کے والدین مسلمان ہوتے
ہیں اور ساتھ ان روایات کا جو
آپ علیہ کے والدین کے بارے
میں مروی ہیں وہ متعارض اور
نہایت ہیں ان کو اعتقادات میں
جہت نہیں دینا چاہئے رہا مسئلہ
کمز کا تو وہ حضرت ابراہیم علیہ
السلام کا والد نہیں بلکہ ان کے
والد نارح ہی ہیں جیسا کہ بعض
تاریخ میں صحت کے ساتھ ثابت
ہے ہیں وہ حضرت ابراہیم کا چچا
ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے
ذریعے ان کو پالا اور عرب
پہرشی کرنے والے چچا کو بھی
اب کہتے ہیں لہذا اس معنی کے
مطابق سورۃ الانعام کی آیت میں
میں اب سے مراد چچا ہی ہے بلکہ

سورۃ قہر کہتے ۱۳ کے بارے میں جو عقول ہے کہ وہ سید عالم علیہ السلام کے آپ کے بارے میں نازل ہوئی ہے تو یہاں آپ سے مراد کچھ ہی ہے اور یہ کیسے مراد نہ ہو؟ کج الجہلی میں مراد ہے کہ یہ اللہ جلّ جلالہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے لہذا عقیدہ ہے رکھتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آپ علیہ السلام کے تمام انہماکات اللہ ہی سے لڑنے کے لیے تھے اس مسئلہ کو نہایت ہی کامل انداز میں بیان کیا ہے۔

۵۔ امام احمد بن محمد بن حنبل (رحمۃ اللہ علیہ) کے ہمارے بزرگ فرمایا: "وَالْعَلَمُ فِي السَّاجِدِينَ" (اللہ) تمہارا سہرا کرتے رہا اور میں عقل سے بھی دیکھتا ہے۔ (اشعراۃ ۳۱۹)

کے تحت لکھتے ہیں

ساجدین سے مراد اہل ایمان ہیں آپ صلی علیہ وسلم کے ہمارے بزرگ فرمایا: "وَالْعَلَمُ فِي السَّاجِدِينَ" (اللہ) تمہارا سہرا کرتے رہا اور میں عقل سے بھی دیکھتا ہے۔ (اشعراۃ ۳۱۹)

والمراد بالساجدين المؤمنون والضعفي براك حنقها في اصحاب ورحام المؤمنين من آدم الى عيسى فاصوله جميعا مؤمنون

(عاشیہ صلی علیہ وسلم ۳۷۷ = ۳۷۸)

۶۔ علامہ سید محمد امجد الحقین رحمہ اللہ کا ذکر آیت کے تحت حضرت امی
مہاسیؓ کا قول نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

واستدل بالایہ علی ایمان ابوہ
رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کما
دعب الیہ کثیر من اجلہ اعل
السد وانا انشئ الکمر علی من
بقول فیہما رضی اللہ تعالیٰ
عنہما علی رخم انک علی الغاری
واضرانہ بغض فلک الا اتی لا
اقول بحجۃ الایۃ علی هذا
المطلب

کثیر اہل سنہ آخر نے اس
مہارک آیت سے آپ ﷺ کے
والدین کے ایمان پر استدلال کیا
ہے "میں نے اہل قادری اور ان کے
عواموں کی تھکات کرتے ہوئے
کہتا ہوں کہ ان کے بارے میں
ایسے کلمات کہنے سے لگے کفر کا
خوف ہے یہاں ہوئے نزدیک اس
آیت مہارک کا ذکر وہ مسئلہ پر
المطلب

(ردع المطلب ۱۲ - ۱۳۸) بت کا مناسب ٹھکانہ۔

یعنی اس کے علاوہ اس مسئلہ پر کثیر دلائل موجود ہیں۔
امام سیوطی نے اس موضوع پر سات دہائی کرے فرماتے ہیں ان میں
سے جو چھٹا ہے بڑے بڑے کے تراجم بھی الگ الگ مع عربی شرح کے جا رہے
ہیں۔

اگر قطعی معنی کے مزید درجہات بلند فرماتے اور ہمیں بھی ان کے
فعلی قدم پر چلنے ہوئے بیش دین اسلام کی خدمت کی کوئی نصیب نہ ہے۔

خادم والدین حنفی متاخرین

محمد خان قادری

جامع رحمانہ شادان لاہور

پورا پورا براہ راست ۱۹۹۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى

یہ دعا رسول ہے اور میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دھویں کے بارے میں لکھا ہے کہ "حق یہی ہے کہ وہ ہزار گناست تہمت سے بہرہ ور ہو کر بہت میں داخل ہوں گے جیسا کہ جماعت اکثر کامیاب ہے اور اس کے بہت میں انہوں نے مختلف طریق اور دھوں کو پہنچا ہے۔"

تکمل لیل

انہیں دین کی دعوت ہی نہیں پہنچی تھی کہ وہ اس نیک پہلی سے تھے جس میں تمام دوسرے دینوں کی جماعت کی تاریکی تھی اور اس میں کوئی دعوت نہیں دینے والا تھا۔ یہی خصوصیت اس کا اصل اثر برائی میں ہو رہا تھا۔ صراطِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دھوکے گرانی کی عمر وصال کے وقت تھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دھوکے کا اصل تفریق یہی ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے ایسے دور میں صراطِ نبوی کی تلاش میں آتی ہے اور اس میں صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کا حکم یہ ہے کہ وہ دھوکے سے تہمت کے بارے میں ڈوب نہ ہو گا بلکہ وہ جتنی ہو گا یہ ہمارا سنگ ہے اور اس بارے میں ہمارے اکثر شریع کو اللہ میں اور انہوں کو اصل میں کوئی شک نہیں۔ اس بارے میں ہم شافعی دینی تھے جو نے ہم اور ائمہ میں تفریق کی ہے یعنی تمام اصحاب نے حق کی تلاش کی ہے اس میں کسی کو اختلاف نہیں ہے انہوں نے متعدد سے استدلال کیا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کا ہمارا قرب ہے۔

و ما کما معذبہن حتی یبعث اور ہم نہیں ڈوب دیتے ہیں بلکہ ۔
رسول اللہ (ص) رسول بھیجے۔

یہ ایک مختصر مسئلہ ہے جو کتب فقہ میں ملتا ہے اور یہ اس مختصر اصولی

قرت ہے جس پر اصرار ہے کہ اشامہ عاتق ہے اس کا نام شرعاً منع کا قلعہ ہے کہ
 منع کا شرعیت کی بنا پر لازم ہے نہ کہ عقل کی بنا پر اور اس قلعہ کا دار یہ قلعہ
 غار ہے جسے صحت و حج عقل کا نام دیا جا رہا ہے۔

اشامہ نے باعق اس کا انکار کیا ہے جیسا کہ کتب کلام و اصول میں مشہور ہے
 حدود آئمہ نے ان دونوں قواعد کی تفصیل 'ان سے استدلال اور اس میں خلعت کرنے
 و ان کے جواب میں تفصیلی بحثیں کیں ہیں خصوصاً امام لغوی نے فیہی 'فرائض' نے
 المستصفیٰ اور سنن میں 'تکلیف' اس نے اس کے جواب میں 'امام فخر رازی
 رازی نے السبل میں انہی مسئلے نے فتاویٰ میں کچھ اور کراہتی نے التقریب
 میں اور دیگر کثیر علماء نے اس مسئلے پر لکھا ہے

عائل مکلف نہیں ہوتا

جس شخص کو دعوت دیں نہیں پہنچی اس مسئلے کا تعلق ایک اور قلعہ اصول سے
 ہے اور وہ یہ ہے کہ عائل شخص نہیں ہوتا اصول میں اس پر بحث ہے اور اس پر غصہ
 تعلق کے اس میں ارشاد گراہی سے استدلال کیا ہے۔

فلک ان لم یکن ربک مہلک یہ اس لئے کہ تمہارا رب ہستیوں کو علم
 انفری بظلم و افعالہا غافلون سے جا نہیں کرنا کہ ان کے لوگ ہے
 (الاتحاد ۱۴۱) خیر ہوا۔

جنہیں دعوت نہیں پہنچی ان کے بارے میں اہل علم کی مختلف تعبیرات ہیں لیکن
 ان میں سے احسن یہ ہے کہ وہ صاحب نجات ہیں اور اسی کو امام مکی نے پند فرمایا ہے
 بعض نے کہا ایسے لوگ قرأت پر ہوتے ہیں بعض نے کہا یہ مسلمان قرار پاتے ہیں امام
 غزالی کہتے ہیں ایسے لوگ مسلمان کے علم میں ہوتے ہیں۔

علامہ کی ایک جماعت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے بارے میں اسی
 دعوے کو اپناتے ہوئے فرمایا انہیں دعوت دیں ہی نہیں پہنچی 'سہا' میں ہارزی نے مراد

انہوں میں اور دیگر اہل علم نے اسے نقل کیا ہے امام غزالی نے قرآنِ مسلم میں ہی قرآن
کو اختیار کیا ہمارے استاد شیخ الاسلام شرف الدین سبکی بھی اسی پر اکتفا کرتے ہوئے
اس پر یہ لکھتی جا کر کہ

سبیلِ اہل

یہ دونوں اہلِ کثرت سے ہیں اور اہلِ فہرست کے ہمارے میں احادیثِ وارد ہیں جن
میں ہے کہ اہلِ کثرت قیامت تک موقوف رہے گا اور پھر روزِ قیامت اہلِ کثرت کا
کامیابی نے یہی احادیث اختیار کر لی ہیں جس میں اور جس نے بغیر اہلِ کثرت میں
نہ جانے کا احادیث تو اسی ہمارے میں متعدد ہیں مگر اہلِ کثرت سے جس کو صحیح قرار دیا گیا
ہے

مسند احمد میں حضرت اسود بن مسیع اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور امام ابی حنیفہ نے کتابِ موطعہ میں اس کو صحیح قرار
دیا ہے۔ (۱۰۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعہ ہے اور یہ علمِ مرفوع میں نہ ملے گی کیونکہ
یہ بات نہ اپنی واسطے سے نہیں کہہ سکتے اسے امام ابن عبد البر ذی الحجۃ جریر بن
حاتم اور ابن المنذر نے اپنی اپنی تفسیر میں ذکر کیا اور اس کی سند بخاری و مسلم کی
جنگ ہے صحیح ہے۔ (۱۰۴۱)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مرفوعہ روایت ہے اسے امام بخاری اور حاکم نے
تذکرہ میں نقل کیا اور کہا بخاری و مسلم کی شرط ہے صحیح ہے ابی حنیفہ میں
علم کے علم کو حاکم رکھا۔ (۱۰۴۲)

۱۔ امام بخاری نے اپنی تفسیر میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے مرفوعہ اور ابنِ ابی حاتم نے اسے مرفوعہ روایت کیا اور یہ مرفوع کے علم میں ہے

اس کا اندازہ یہ ہے کہ نور ان میں طہارت ہے مگر تہذیب نے اس کی صحت کو
 نہ مانا اس لیے اس کی کوئی شہادت نور نے گواہ صحت پر تو حضور شہادہ ہی جیسا
 کہ قرآن نے طہارت کیا

۵۔ پانچویں صحت کو بڑا نور ہونے کی وجہ سے طہارت میں وضو اور غسل میں سے
 مرفوعہ روایت کیا اور اس کی سند ضعیف ہے۔

۶۔ چھٹی صحت کو طہارت نور اور وضو نے طہارت میں وضو اور غسل میں سے
 مرفوعہ روایت کیا اور اس کی سند بھی ضعیف ہے۔

حدیث ابن عمر کا قول

اس میں سے پہلی تین روایت صحیح نور میں ہیں مگر مصریہ و المنذری نے ان کے
 میں انہوں نے اس طریق کو نقل کیا اور کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرات
 میں فوت ہوا، تمام اہل کے ہاں میں یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ وہ انیسویں سال
 فوت ہوا، اسی کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے اس عمل سے
 خوش نصیب ہو۔

حدیث ابن عمر کا قول

حدیث ابن عمر میں کثیر اہل فرات نور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ولایت
 کے بارے میں اسکا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

اس میں سے بعض روایت کریں گے اور بعض نہیں کریں گے۔ مگر انہوں نے یہ
 نہیں کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ولایت شریفین کے بارے میں عن
 ہے کہ وہ طہارت ہی کریں گے۔
 تاریخ ابن عمر ۱۰۰

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ولایت کے بارے میں چنانچہ یہ سنیں کہ ان
 نے یہ کہتے تھے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طہارت کی وجہ سے اسکا

حاجت میں توفیق عطا کر۔ کہ جیسا کہ قرآن و سنت نے فرائض میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔
میں اپنے والد کی شفاعت کروں گا

پور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عند ضعیف کے ساتھ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لَا كَانُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا رَدَّةً قِيَامَتِمْ فِي لَيْلَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَرَاهِي كِي
لَا يَسِي (بخاری المعتبری ۱۴) شفاعت کروں گا

امام حاکم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کر کے اسے صحیح قرار دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا۔

مَا لَكُمْ هَا رِبِّي فَبِعِطَاسِي میں نے اپنے رب سے ان کے لئے دعا
قَبِلْتُهَا وَنَبِي لِقَائِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (اس نے مجھے عطا فرمایا اور میں روز
المحمود (المستدرک ۲۰۵) قیامت عظام نمودار کرے گا)

اس میں واضح طور پر یہ اشارہ ہے کہ اس سورتہ پر ان کے حق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول ہو گی اور انہیں اسحق کے وقت حاجت کی توفیق عطا ہو جائے گی۔

اگر بیت وادب میں نہیں جاتیں گے

اس کے ساتھ اس روایت کو یاد رکھئے امام ابو سعید نے شریف الشیخہ رحمہما میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يَدْخُلَ مِنِّي مَنِّي لَيْلَةَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنِّي لَيْلَةَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنِّي لَيْلَةَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

واعطس فلک

میں داخل نہ فرائے تو اس نے نگے پر
مٹا کر دیا۔

اسے نام حب طری نے (نحو العنقس) میں نقل کیا ہے۔

اہم ابن جریر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

ولسوف یعطیک رمک اور عتقک مٹا کرے گا آپ کا رب کہ

اندر صبی (الضحیٰ) تم راہی ہو چلا گئے۔

کی تعمیر کے تحت اس کا یہ قول نقل کیا ہے۔

من رعی محمد صلی اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار

علیہ وآلہ وسلم ان لابذل علی نرشی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

احسان نبیل بیتہ السلام وسلم کی اہل بیت میں سے کوئی دلائل

(پانچ آیتیں) میں نہ جانتے۔

یہ تمام احادیث ایک دوسری کو تقویت دے رہی ہیں، کیونکہ حدیث ضعیف کی سب

اسط زوائد میں تو اس سے قوت پیدا ہو چلی ہے، جیسا کہ اصول حدیث میں مسلم ہے

اس میں سے سب سے زیادہ بھل تو یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ

عہ کی ہے کیونکہ اسے نام حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔ (مسند ابی یوسف ۲۷۷)

کیا دونوں میں فرق ہے؟

پہلے اور دوسرے طریق میں فرق ہے جیسا کہ میں نے پہلے اور دوسری کتاب میں

ذکر کیا ہے کہ پہلے طریق کا مختار یہ ہے کہ جن لوگوں کو دعوت نہیں پہنچی ان کی

نجات اور دخول جنت بغیر ایمان کے ممکن ہے۔ بھل لوگوں نے انہیں حروف ہی قرار

دیا ہے جیسا کہ میں نے سابقہ الحنفیہ شرح لمسیفۃ لہود العقائد المتوسیۃ

میں لکھا ہے اور یہی بات ائمہ حقین کے زوائد کہہ رہے ہیں پہلے طریق واپس کے قول کہ

”و نہایت ہلکا ہوتا ہے“ کا مضمون یہ ہو گا کہ ہر عمل میں نہیں بلکہ اس عمل کے بعد نہایت ہو گی۔ اس کے قول ”انہیں مذاہب“ ہو گا۔ لیکن لفظ ”مذاہب“ کا یہاں کیا معنی ہو گا؟ اس کا اس عمل میں ہونا اس عمل کے بعد ہونا ہی ہو گا جیسے دنیا میں انبیاء کی بعثت کی وجہ سے لوگوں کا اس عمل ہو آنا ہے اور اس کا آخرت میں پانچویں کتابی ہو گا جیسے لوگوں نے دنیا میں انبیاء کی ہو گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استنباط سے تفسیر

اس کی تفسیر صحت اس فہم کے دہری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس استدلال سے بھی ہوتی ہے جو انہوں نے اس حدیث مبارکہ کے آخر میں کہا جس آیت سے اگر امت نے بعثت سے پہلے لوگوں سے مذاہب کی نفی کی ہے اس روایت کے الفاظ ”و نہایت ہو گا“۔

امام عبدالرزاق نے تفسیر میں ”ابن جریر“ ابن ابی حاتم اور ابی النضر ابن عیینہ نے عبدالرزاق سے انہوں نے ستر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے اپنے دہری سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے تیسرے کے ہاں لفظ ”تعالیٰ“ سے اس فہم کے دہری ہو گا جو ان دہریوں کو انہوں نے اسلام نہ پایا ہو گا۔ ہر ان کی طرف وہ پیغام بھیجے گا کہ تم ایک میں داخل ہو جاز وہ کسی کے کہیں ہمارے پاس تو میرے رسول نہیں آئے؟ فرماتے ہیں اللہ کی قسم اگر وہ داخل ہو جائے تو وہ اسے لفظ اور سبب ملاحق ہائے ہر ان کی طرف لفظ ”تعالیٰ“ رسول کو بھیجے گا کہ اس کی سعادت ان میں سے وہی کہہ گا جسے قرآنی نصیب ہو گی اس کے بعد لہنے کے اگر تم چاہو تو اس حدیث مبارکہ کی صحت کرو۔

وما کانوا یعلمون حقیقی بعثت اور ہم نہیں مذاہب اپنے میں تک کہ رسول (لاسر لانا) ہم رسول بھیج لیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تیسرے حدیث مبارکہ میں رسول دیا کے الفاظ

رسول آخرت میں مراد یہ ہے۔

نور میں کے اس قسم عظیم کوئی صاحبِ اختیار ہے؟

(اباح نہیں ۹۷۷)

تکلفِ روایات کا جواب

ہی دونوں طریقوں کو اپنی لینے کے بعد دینے والے کے تکلفِ احادیث کا جواب یہ ہے کہ وہ مذکور آیات نورِ احادیث کے تحت و درود سے پہلے کی ہیں جیسا کہ ان احادیث کا جواب دیا جاتا ہے جن میں ہے کہ مشرکین کے بچے دوزخ میں جائیں گے کہ یہ روایات اللہ تعالیٰ کے اس ارشادِ گرامی سے پہلے کی ہیں۔

ولا تروا قردة ووزرا اخیری
کئی طرح غلطی دلائی دوسرے کا
بوجہ نہیں بننے کا (الاسراء ۷۷)

آخر مالِ کعبہ کا جواب

بعض آخر مالِ کعبہ نے دینے والے کے تکلفِ احادیث کا جواب یہ دیا ہے۔

فہا انخبروا بعد فلا تعلم من
یہ روایات اعتبارِ احادیث میں ہی کا قصی
القاطع وهو قوله تعالیٰ وما
دیکھنے سے متعلق نہیں ہو سکتا اور وہ غلط
کسا معذبین حتی سعت
اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے نور ہم
عذاب دینے والے میں جب تک ہم
رسول نہ بھیجے۔

نور اسی طرح کی دیگر آیات کے بھی یہ روایات خلاف ہیں۔

میں اس میں یہ اندازِ ضروری سمجھتا ہوں کہ ان تکلفِ روایات میں سے اکثر ضعیف فاسد ہیں اور جو صحیح ہیں وہ کھول کھول کر لگتی ہیں۔

کتبیل چارٹ

نیز قتیل نے دوسری کو زنی لڑایا اور دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے یہ راست کثیر آکر اور حفاظ حدیث نے اپنایا ہے اس پر انہوں نے ایک حدیث سے استدلال کیا ہے جس کی سند ضعیف ہے۔

ابن جریر نے اسے موضوعات میں شامل کر دیا ہے مگر کہنا موضوع میں۔

۱۔ امام ابن مبارک نے علوم الحدیث میں نور دیگر ان کے ہمکنے نے تصنیف کی ہے کہ ابن جریر نے الموضوعات میں بہت تسلیح سے ہم لیا ہے انہوں نے اس میں لکھا احادیث کو موضوع کہ دیا جو موضوع میں یکہ ضعیف ہے۔ ان میں بہت کثرت میں لکھی گئی ہیں۔

۲۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس میں فرمایا

وَأَكْثَرُ الْجَامِعِ فِيهِ لَا خُرُجَ
لِمَطْلُوقِ الضَّعِيفِ عَنِ الْفُرُجِ

یہ تصنیف ابن جریر نے بہت سی مطلق ضعیف احادیث کو موضوع کہ دیا ہے۔

(مختار معراج السنن ۱: ۲۲۲)

۳۔ شیخ الاسلام ابو الفضل حاتم بن محمد نے ایک کتب کتب کسی "القول المسند فی الذنب عن مسند احمد" اس میں انہوں نے ابن مبارک سے ابو کا ذکر کیا ہے جنہیں ابن جریر نے موضوعات میں شامل کیا اور ان تمام سے ان کے الموضوعات کا ذخیرہ جمع کیا کرتے ہوئے واضح کیا کہ ان میں سے بعض ضعیف ہیں۔ موضوع میں "ان میں سے بعض کج ہیں جو تو یہ ہے کہ ان میں سے ایک حدیث کج مسلم کی ہے اس پر شیخ الاسلام نے فرمایا ابن جریر سے شیعہ فطرت ہوئی ہے کہ انہوں نے اس حدیث پر وضع کا علم نہ کر دیا مگر یہ بھیجی میں سے ایک کی حدیث ہے۔

۴۔ ان کے شیخ حافظ مصریج الدین عراقی نے بھی اس کا تعاقب ورد کیا ہے جس سے شیخ واسطی کی تصانیف کی فہرست میں دیکھا کہ انہوں نے محمل کتب "تحقیقات علی مہرہ ملت ابن ہاروی" لکھی لیکن مجھے وہ نہیں ملی۔

۵۔ طوہر میں نے بھی اس کی تصدیق کا موقع کیا تو ان میں سے بعض اہل ہندو "تندی" لکھی، لیکن بابہ "مصدقہ" غرقم اور دیگر مصنف کتب کی تصدیق موجود نہیں تو میں نے اس پر محمل کتب "النکت الباریات علی الموضوعات" لکھی جس میں ہر مصنف کے بارے میں ضعف، حسن اور صحت پر بحث کی ہے۔

ابن ہاروی کی مخالفت

اگرچہ حدیث ائمہ کے بارے میں کثیر کتب اور محققان حدیث نے ابن ہاروی کی مخالفت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ حدیث موضوع نہیں بلکہ ضعیف کی ان اقسام میں سے ہے جسے مخالفین و متعصبین میں قبول کر لیا جاتا ہے۔

ان حدیثوں میں امام ابو بکر ظہیر بن ہاروی "امام حافظ ابو القاسم ابن مبارک" امام حافظ ابو سفیان "امام حافظ ابو القاسم سبکی" امام قرطبی "امام محب الدین طبری" امام ناصر الدین ابن منیر حنفی اور حافظ جلال الدین ابن ابی الحداد ہیں۔ انہوں نے بعض نقل علم سے بھی نقل کیا، حافظ ابن مفلح نے بھی رد اختیار کیا ہے۔ حافظ حسن الدین ابن ناصر الدین دہلی نے تو یہ اشعار کے ہیں۔

حیا اللہ عز ولفصل علی فضل وکان بہ رؤوفاً
فاحیاء لہ وکذلک لایعلن بہ فصلاً لطیفاً
وسلم فالقدیم ہذا قدیر ولن کان الحدیث بہ صعباً
ہذا نقل کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر قرب فضل ہے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خلعت ہی میں ہے نہ نقلی ہے نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ اور دیکھ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اچھا ہے کیونکہ ائمہ فرمایا کہ اس کا خصوصی کرم ہے تو کوئی تسلیم کر لے نہ نقلی کی ذات اس پر تکرار مطلق ہے اگرچہ اس

بارے میں حدیث ضعیف ہے۔

مجھے ایک قاضی نے بتایا کہ میں نے شیخ الاسلام حافظ ابی عمر کا تقریری تقریری میں بارے میں پڑھا ہے لیکن میں اس سے انکار نہ کر سکتا تھا۔ میں ان کا یہ کلام دیکھا ہے اس کا تذکرہ میں نے کتب میں کر دیا ہے۔

لہام سبیلی کا قول

انہوں نے الرضی الخاف کی لہام میں حدیث امیہ نقل کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے اپنے دھاریج کے ذمہ کہنے کے بارے میں دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو ذمہ لے لیا اور دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ایمان لائے اور باہر وہاں ان کا وصل ہوا اس کے بعد لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اس کی رحمت و قدرت میں کوئی رکاوٹ نہیں۔

پھر اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں ہیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لہام کو جس بھی فضل انعام اور بزرگی سے لوازے (اور نہ اس سے)

ایک اور مقام پر رقمطراز ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا اگر تم ان کے ساتھ قبرستان تک پہنچی جاؤ (جسے نہ دیکھتیں) حتیٰ کہ تمہارے والد کا دلہا اسے دیکھنے تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے والد کا دلہا تو نہیں فرمایا "تمہارے والد کے والد" یہ اس حدیث ضعیف کو تصحیح دے رہی ہے اس کا ذکر ہم نے پہلے کیا اور تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دھاریج کو ذمہ لے لیا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

(اور نہ اس سے)

پھر اس کے جس حدیث کا تذکرہ سبیلی نے کیا ہے ابن جوزی نے اسے موضوعات میں شامل نہیں کیا ابن جوزی نے ایک اور حد سے دوسری حدیث ذکر کی ہے جس میں صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کے ذمہ ہونے کا تذکرہ ہے

اور اس میں واقعہ کی تفصیل کے علاوہ بھی صریح کتب کے علاوہ ہیں اور شکریہ کرتا ہے کہ کتب و اوراق و احیاء مستحق نامہ صریح ہے۔

ان کے آثار و آثار نے صریح احیاء کو مختلف روایات کے لئے ایک قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ ان سے بعد کا واقعہ ہے لہذا اس کے بعد ان کے درمیان اختلاف ہے لیکن

نام قرطبی کی رائے

اصل تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربارت علیہ اور احیاء کی مسلسل منفرد ترقی ہوئی رہی یہ (احیاء جوینہ) میں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل ہے تو دوسری کا زعم ہو کر انہیں احیاء و احیاء حاصل ہے اور نہ قرآن۔

قرآن مجید میں بنی اسرائیل کے متعلق کا ذکر ہے جس نے زعم ہو کر حقی کے بارے میں خبر دی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں پر منہ زعم ہونے میں طرح احیاء کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی یہ مقام حاصل ہے۔ (احیاء)

سبیل راجح

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسری روایات اور احیاء میں حنیفہ ہے جیسا کہ زعم میں مذکور ہے لیکن بعد ان کے ہم مثل دور جاہلیت میں اسی روایات پر تھے انی ہونے نے تفسیر قوم کا اثر میں واقعہ ان لوگوں پر ایک باب قائم کیا ہے جنہوں نے دور جاہلیت میں مذکور تھے سے انکار کر دیا اس میں پوری ایک جماعت کا ذکر ہے لیکن میں مذکور میں مذکور "دور" میں تو ان "حضرت" کو کہہ دیتے ہیں کہ انہی نے حنیفہ وغیرہم اس مسئلہ کو نام قرطبی و راجح نے اپنا تے ہوئے کہا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے نام کہہ حضرت قوم تک تو یہ ہے تھے انہوں نے اپنی کتاب

اسرار الشریعہ میں لکھا ہے کہ آنور حضرت ابراہیم کے والد نہیں بلکہ ان کے چچا ہیں۔

اس مسلک پر دلائل

ہب یہ سدا یکہ حالت ہے تو کون سی چیز رکوت ہے ان کے ذی ہو کر ایمان لانے میں ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات و حکمت میں تشاد کی یاد ہو (دلائل خدا)

اس کا حصہ جاکل دینے لگے ہیں

۱۔ تمام انبیاء کے آپہ کافر نہیں

ان میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ کسی کی کا والد کافر نہیں اس پر یہ دلائل شہد

ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ آراشہ فرمایا ہے۔

الذی یرک حبیب نقوم
ولقلب فی الساجدین
(الشعرہ: ۷۷-۷۸)
وہ ذات ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوت قیام دیکھتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی میں نقل ہونے کو۔

حقل ہے اس کا سنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ایک ساتھ سے دوسرے ساتھ کی طرف نقل ہوتا رہا۔

پھر دینی کہتے ہیں اس علوم کے مطابق یہ کہتہ ہوا کہ تاری ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم آہد مسلمان تھے آپ کی تعلیمات و حکمت میں تشاد کی یاد ہو (دلائل خدا) ابراہیم علیہ السلام کے والد کافر نہیں تھے۔ لہذا سے زیادہ کی کہا جاسکتا ہے کہ اس کہتہ "و نقالب فی الساجدین" کے اور بھی معنی ہیں، لیکن ہب ہر معنی کے بدست میں وہاں ہیں اور ان کے درمیان مختلف بھی ہیں ۱۔ کہتہ کوئی ہم معنی

پر عمل کر لیا جائے اور جب یہ معلوم صحیح قرار دیا جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کی پہچان کرنے والے نہ تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک قربان

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپا بھلا مشرک نہ تھے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گواہی بخشد ہے۔

لَمْ يَزَلْ يَنْفُلُ مِنْ أَصْلَابِ
الطَّاهِرِينَ لِيُرِيَهُمْ الطَّاهِرَاتِ
(دلائل النبوة لابن عساکر ص ۱۰۵)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد گواہی ہے۔

لَمَّا الْمَشْرُكِينَ نَجَسَ
تَجْنِيسُ كَلِمَ مُشْرِكٍ بِلَا حُجَّةٍ

(فتاویٰ رضویہ ص ۲۸)

اور انھاری ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی آپا بھلا مشرک نہ ہو
(یہ ہم راوی کے اپنے الفاظ تھے)

مجھے اس پر عمومی اور خصوصی قوی دلائل ملتے آ رہے ہیں۔

دلیل عام اور دو مقدمات

دلیل عام دو مقدمات پر مشتمل ہے۔

مقدمہ اول

پہلا مقدمہ یہ ہے کہ بعثت صحیح سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام آپا بھلا اپنے والد کے تمام لوگوں سے افضل تھے مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

بَعَثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونٍ بَنِي
آدَمَ قُرُونًا قُرُونًا حَتَّى بَعَثْتُ
مجھے لوگوں آدم میں سب سے بہتر لوگوں
میں سے جہوتی کیا گیا مگر ہر دور میں

من القرن الذي كنت فيه کیا ہی ہوا حتی کہ میں اس غلطی میں
 ۶ بھاری پاپ جمعہ تھی آیا جس میں ہیں۔

دو مہر مقدمہ

یہ بات بھی ثابت اور حقیقت ہے کہ زمین بھی سات ایسے مسلمانوں سے غلط
 نہیں دی جن کے سبب اللہ تعالیٰ زمین دلوں پر عذاب دیا تھا۔

۱۔ نام عبدالرزاق نے مسند میں "ابن مسعود نے تعمیر میں منہ حج کے ساتھ (اور
 غازی و مسلم کی شراکت ہے) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے۔

ثم يزل على وجه القبر في دوسے زمین پر کھڑے سات سے دائرہ
 الارض مبعقة مسلحون مسلمان بے جی اگرچہ نہ ہوتے تو زمین
 فصالحها فلولاً فلك حلكت اور اس پر کھڑے دائرے بڑا ہو چلتا۔

الارض ومن عليها

۱۔ امام ابو نے "الرحمہ" میں اور شیخ غیل نے کرامت الاولیاء میں منہ حج غازی و
 مسلم کی شراکت ہے) حضرت عیسیٰ میں رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا۔

فانحلت الارض من بعد موح حضرت نوح علیہ السلام کے بعد زمین
 من مبعقة يرفع الله بهم عن ایسے سات افراد سے غلط نہیں دی جن
 لعل الارض کے سبب اللہ تعالیٰ دلوں پر عذاب دیا
 کرتا ہے۔

من دلوں مصلحت کو مارتا ہی نتیجہ ملے گا کہ امام رضی نے فرمایا ہے اگر آپ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل قریب سے ہر ایک ہر نسلے میں ان سات افراد میں
 سے ہی (تعداد آدمی جوت اور اگر وہ غیر ہی تو وہ سور میں سے ایک حضور ہجوم آئے
 کہ

۱۔ یا تو کہ سے ان سے بڑھ جائے تو یہ بات صریح حج کی تکلیف ہونے کی وجہ سے
 دلوں ہے۔

۲۔ یا یہ مشرک ہونے کے باوجود سحر ہونے کے لئے یہ بلا جملہ باطل ہے کیونکہ قرآن ہی میں ہے۔

وَلَعَلَّكَ مَوْءُودٌ مِّنْ حَبِيرٍ مِّنْ مَّشْرُوكٍ
(البقرہ: ۲۲۵)

تو (تو) شاید تیرے ناکہ وہ توحید پر تھے مگر وہ ہر دور کے لوگوں سے افضل قرار دیئے گئے۔

دلیل خاص

اسی پر دلیل خاص یہ ہے کہ اہل سحر نے طہارت میں حضرت اہل عباس رضی اللہ عنہم کو شکیلی غصہ سے نہایت کی ہے۔

مَنْبِیْنِ نُّوحٍ اٰیِ اٰدَمَ مِنْ الْاَبْلَاءِ
کُنُوْا عَلٰی الْاِسْلَامِ
حضرت نوح سے لے کر حضرت آدم تک
تمام اہل اسلام پر تھے۔

(امتداد: ۴۴)

تمام اہل اسلام 'اہل الی بائم' اہل طہارت ہونے کے ساتھ ہی اور حاکم نے مسودہ کی میں بھی قرار دینے والے حضرت اہل عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔

کُلُّنَا بَيْنَ اٰدَمَ وَنُوحٍ عَشْرَةَ
فُرُوزٍ كَلَّهْمُ عَلٰی شَرِیْعَةِ مَنْ
اَلْحَقَّ فَالْحَقْلَمُوْا فَمَعَتْ اِلٰه
اَلْمُجِیْبِیْنَ
حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام
کے درمیان دس قرون ہیں انہم کے تمام
شریعت خدا پر تھے ہر لوگوں نے اختلاف
کیا تو خدا تعالیٰ نے انہما کو سبوت فرمایا۔

(المستدرک: ۱۰۸)

اور فرمایا: حضرت محمد ﷺ ہی مسودہ کی قرآن اسی طرح ہے۔
کُلُّنَا اِسْلَامٌ لِّفَعَةٍ وَلَعَلَّكَ
فَاَتَخَلَّفُوْا
لوگ امت واحد تھے ہر انہوں نے
اختلاف کیا۔

(البقرہ: ۱۲۸)

قرآن میں حضرت نوح علیہ السلام کی یہ دعا ہے۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا لَوْلَاكَ اِلٰهُنَّ وَلَعَنَ الرَّجُلُ اَنْفُسَهُ وَرَبَّهُ لَمَّا سَلَفَ فَاَمْسَكَ رَبُّكَ عَنِ الْمَرْءِ عَصَاكَ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ الْكَرِيمُ
دعای بیسی مؤمنان میرے دو بھائی کو اور جو بھی حالت ایمان میں میرے گمراہ عمل ہو چلتے۔

(نوح ۹۲۸)

حضرت سام بن نوح کا سامی بھائی تھا تو اس قرآن نور اعلیٰ سے عیت ہے کہ بعض روایات کے مطابق یہ کہا چلا کہ ان کے صاحبزادے لڑکھٹند کے ایمان پر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت شریف ہے کہ ابن عباس نے ان کے سامی بھائی کو کہا کہ تم میری نسل کی نسل ہو۔

لَمَّا رَاكَ جَدُّهُ نُوْحًا وَدَعَاہُ اِنْ یَجْعَلَ لَہُ الْخَلْکَ وَالسَّوۃُ فِیْ وَلَدِہٖ اَنْفُسَہٗ لَیْسَ بِہٖ حَکْمٌ اِلَّا بِرِیۡءٍ
نوح نے جبکہ نوحا و دعاہ ان اسوں نے اپنے یہ حضرت نوح علیہ السلام کو پڑا اور اسوں نے دعا کی اے ان کی اولاد میں حکمت اور نیت عطا فرما۔

ابن سعد نے طبقات میں بفریق کلیس نقل کیا ہے کہ ایک بار میں حضرت نوح علیہ السلام کے عہد تک اسلام پر رہے یہی تک کہ خود حکمران ہوا اس نے لوگوں کو حق کی مہارت کی طرف بلایا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور محمد عہد نبوہ میں ہوئے۔ (تہذیب ۳۴۱)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کے بارے میں قرآن مہرک ہے۔

وَاَنْتَ اِبْرٰہِیْمُ اٰتٰیہ وَّقَوْمَہٗ اِنۡسِیۡ بَرًا مَّا نَعْبُدُ اِلَّا اَنْتَ یٰقُطْرُنِیۡ فَالَہٗ سَیِّدِیۡنِ وَجَعَلَهَا کَلِمَۃً بَاقِیَۃً فِیۡ عَاقِبَہٗ
اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے قرآن میں پڑا ہوا اس کے بعد سے ان کے سامی کے جس نے کہا پڑا کیا کہ خود وہ بحث کے رہا۔

وَلَا تَخْشَیۡنِیۡ اِنَّہٗ اِنۡ یُّنۡزِلَ عَلَیۡکُمُ السَّحَابُ فَجَعَلَ لَکُمُ السَّحَابَ سَیِّدًا مِّمَّنۡ خَلَقَ اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ
وہ کا اور اسے اپنی نسل میں اپنی حکم

دکھتے

عبد بن عبد نے حضرت ابراہیمؑ سے اس قرآن باری نقل کیا۔

و جعلها كلمة في عقبه اور اسے اپنی نسل میں بقی کلام رکھ دیا
کی تصویر میں نقل کیا

لا اله الا الله باقية في عقبه حضرت ابراہیمؑ کے بعد لا اله الا الله باقية
بہ

حضرت ابراہیمؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس قرآن باری نقل کے بارے میں سوال
ہے۔

شهادت ان لا اله الا الله اس سے پہلے لا اله الا الله کی شہادت اور
والنوحید توحید ہے۔

(جامع البیان ۳۰)

حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے ایسے لوگ ہیں مودود رہے جو اس کلمہ توحید
کا نکلے تھے

ایک مقام پر کلمہ نقل بکارت گرای ہے۔

والفلاح فریب رب اعمل هذا باب ابراہیمؑ نے عرض کیا اے میرے
الہد آمننا وبعنسی وبعی لی رہا میں شر کو اسن دلا دے اور کلمہ
عبد الاصلہم ابراہیمؑ ۱۳۵ اور میرے بڑے بھائی کی پرچا سے کلمہ
دکھتے

امام ابن جریر نے حضرت ابراہیمؑ سے اس آیت کے تحت نقل کیا

فاستجاب اللہ لا ابراہیمؑ کلمہ نقل نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد سے
دعوتہ فی ولده فلم یعبد من حق میں دعا قبول کی تو دعا کے بعد ان سے
ولده صنما بعد دعوتہ سے کسی نے بھی بت پرستی نہیں کی۔

(جامع البیان ۳۰)

لام ابن علی حاتم نے نقل کیا کہ حضرت سفیان بن عیینہ سے پوچھا گیا
 هل عبد احد من ولد کیا اولاد اہل بیت میں سے کسی نے بت
 لے ساعیل الاصلام پہنچی کیا؟
 انہوں نے فرمایا ہرگز نہیں کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں چھوڑا
 واجنبی ومنیٰ ابن عبد الاصلام مجھے اور میرے بھائی کو بت پہنچی سے
 مکتوبہ رکھتے

مرض کیا کیا اس میں حضرت اسماعیل کی اولاد اور بقی سیدنا ابراہیم کی اولاد شامل ہو
 کی؟ فرمایا حضرت ابراہیم نے اس شر کے اصل کے لئے دعا کی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ
 اسیس میں صبرائے تو یہ بھائی کی پہچان کریں تو مرض کیا
 اجعل ہذا قبلہ آمنا اس لئے کہ اس شر کو میں دہاؤں۔
 انہوں نے تم شہوں کے لئے دعا نہیں کی تھی کہ مرض تو یہ تھی۔
 واجنبی ومنیٰ ابن عبد الاصلام اور مجھے اور میرے بھائی کو بت پہنچی
 سے چھوڑ

اس میں انہوں نے اپنے اصل کو قصور میں کیا ہے اسی طرح مرض کیا
 رینا فی سکنت من اسے ہمارے ہمدرد میں اپنی اولاد کو
 فرشتے ہوا غیر کسی ذرع لکھتا ہے اس دلوں میں جو میر بھی ہیں
 غلبہ تک المحرم رینا تجھے مقدس گھر کے پاس اسے ہمارے
 لیقیموا الصلوۃ ہمدرد ہمارے ہمدرد قائم رکھیں۔

(ابراہیمؑ ۷۳)

لام ابن منذر نے ابن ابی شیبہ کا لفظ نقل کیا کہ
 رب اجعلنی مقيم الصلوۃ اسے میرے رب مجھے نماز قائم رکھ دے
 ومن قرنتی ہمارے رب میری اولاد کو بھی۔

کے وقت یہ قول نقل کیا ہے۔

فلن يرأى من ذرئته لبرائيسم م حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں
 باس علی الفطرة بعدون اللہ سے کہ لوگ ہمیشہ فطرت پر رہتے ہوئے
 ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مہدت کرتے رہے۔

حکمرانی دنیا میں بہت سی صحیح اصولیت اور حلالہ کے کلیت کے ساتھ اقوال جاتے
 ہیں کہ عربوں میں سے کسی نے عہد ابراہیمی سے ملے کر عہد محمد بن عامر خدائی تک
 کفر، شرک، نیکی، ایمان، قرآن کو محمد بن علی بھی کہا جاتا ہے یہ پہلا شخص تھا جس
 نے عربوں کی مہدت کی اور دین ابراہیمی میں تبدیلی دے آئی۔

شریح حلقہ کا قول

شیخ شریح حلقی نے "العلل والنسب" میں کہا ہے عربوں میں دین ابراہیمی اور توحید
 شروع ہو رہا تھا، ختمی سب سے پہلے جس نے اسے بدلا اور غلطی کی مہدت شروع کی وہ
 محمد بن علی ہے۔

(کتب الملک، ص ۱۰۰)

سبیلی کی تحقیق

انہوں نے بعض خلاف میں لکھا جب فرعون کا بیٹا لوط پر قبضہ ہوا اور انہوں نے
 فرعون کو کہہ دیا کہ تم سے نکل جاؤ عربوں نے محمد بن علی کو رب بنی ہوا ان کے لئے
 رحمت الہیہ کرنا اسے وہ شریعت کہہ لیتے۔

(الارشاد، ص ۱۰۰)

کتبہ میں اختلاف

ابن اسحاق کہتے ہیں یہ لوہیں شخص ہے جس نے حرم کعبہ میں بت داخل کئے اور
 لوہیں کو حق کی مہدت کی طرف لکھا اور انبیاء ابراہیم علیہ السلام کے عہد سے کتبہ کے

اللہ ہی ہے لبیک، اللہ لبیک، لاشریک لبیک
 حتی کہ وہ بھی لی کا اور کیا وہ مجھ کے لگاؤ شیطان نے اس صورت پر زحماں
 کے ساتھ تیرے شہداء کیا اب وہ سب لبیک لاشریک لبیک کہا؟ اس پر زحماں
 نے یہ الفاظ کاٹنے کا حکم دیا تو اس نے کہا لاشریک لبیک ہوا کہ "موت
 انکار کرتے ہوئے ہم چھاپ کیا؟ پر زحماں نے کہا نہ ملے کہ نہ ملے کہ وہ لبیک
 اس لئے اس میں کوئی حرج نہیں تو موت نے تیرے میں یہ لفظ کیا بلکہ وہوں نے یہ
 کلمات شہداء کر دیے۔

(پارہ ۱۱ صفحہ ۳۶)

اور وہ بھی لی کا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر اہل حضرت کے
 قریب ہے۔

ان کا ذکر کیا خیر سے کرو

میں سمجھنے کے لئے میں نے حضرت اہل عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا کہ
 "ابن مسعود" "ابن مسعود" "ابن مسعود" "ابن مسعود" کے نام ملتے ہیں (اسی) ہے جسے لی کا ذکر
 حضرت کو بیان کرو۔

ابن مسعود نے حضرت اہل عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا ہے کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

لا تشبوا مصر قلہ کل قلہ لاسلم
 (مطہات: ۵۵) وہ تو مسلمان تھے

وہ مصر کو مسلمان تھے

ابن مسعود نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا ہے کہ مصر کو وہ مصر کو کہو۔

وَالْتِهَامًا كَالْمُحَرِّقِينَ
 وہ دونوں صاحبِ ایمان تھے۔

(الردص لائف: ۸۵)

ایسا بھی ممکن تھے

نیرین ہمارے ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کہ
 راز کو وہ ممکن تھے

میں کے پاس یہ بھی ممکن ہے۔

كَانَ بِسَمْعِ فِی صَلَیْہِ غَلْبَیَّةً میں کی پشت سے لوگ حضور صلی اللہ
 اَلنَّبِیِّ صَلَیْ اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِالنَّحِیِّ
 علیہ وسلم کا حج کا تہیہ نہ کر سکتے

(الردص ص ۸۵)

کعب بن لؤی نے جو کا اہل شہر کیا اس دن قریش وہاں جمع ہوئے تھے انہیں
 غلبہ کرتے اور حضور کی پشت کا ذکر کرتے اور کہتے وہ میری اولاد میں سے ہیں نہ
 لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 اہل کی تعلیم دینے میں سے بلکہ اہل حق میں سے ایک ہے۔

بِالْبَیِّنَاتِ شَہِدَاتِ نَجْوٰہِ دَعْوَتِہٖ

لَا قَرِیْبَ نَهَضَ الْحَقُّ خِلَافًا

(اہل میں حق کی دعوت و احکام کے وقت سے دور ہوتا ہے قریش حق کو جاننے کی
 کو حق کریں گے) (الردص ص ۸۵)

پھر سبلی کہتے ہیں کہ بخاری نے کتب کلام میں یہ روایت حضرت کعب سے
 ذکر کی ہے۔ (امام احمد: ۸۵۵)

میں کہتا ہوں کہ امام نعیم نے دعا کی اجازت میں بھی حق کیا ہے۔

(امام احمد: ۸۵۵)

انہم کے ایلان، تصریحات

پہلی اس قسم محکمہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
 نام احمد حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت کعب بن لؤی اور ان کے بیٹے
 مویہ تک کے ایمان پر تو تعبدات سوار ہیں ہاں انکار کے معاملہ میں اختلاف ہے مگر وہ
 حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ ہیں تو پھر ان کا اشتہار کر دیا جائے گا اور اگر وہ کلمہ
 ہیں جیسا کہ قول ہے تو پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احمد کے اہل سے خارج ہیں
 اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سلسلہ نسب معلومہ و معلومہ ہو گیا یعنی دیا معاملہ
 مرقہ اور عبدالمطلب کے دو بیٹوں ہمارے احمد کا ان کے پاس سے بھی گئے کوئی تصریح نہیں
 ہے۔

عبدالغالب کی رفاقت

عبدالمطلب میں اختلاف ہے۔ سخی نے درخشاں میں کہا ورنہ صحیح
میں آیا ہے اور جملہ اور ہیں مگر اس نے ابو طالب کو کہا تو تم ملت عبدالمطلب سے
امراض کر رہے ہو تو انہوں نے کہا میں میں ان کی ملت پر ہی ہوں۔ یہ حدیث کا پتلا
تھخنا کہی ہے کہ عبدالمطلب کا اکل شرک پر ہوا پھر لکھا میں نے مسعودی کی
کتاب میں عبدالمطلب کے بارے میں اختلاف پایا ہے ان کے بارے میں یہ بھی
کہا گیا ہے کہ وہ مسلمان نہ تھے بلکہ یہ کہ انہوں نے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل دیکھے اور ان پر واضح ہو گیا کہ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم تو حق الیقین کے گواہ ہیں۔ واللہ اعلم

عقلمند فکر ہی ہے کہ انہیں اسلام کی دعوت میں بھیجی جائے تاکہ انہوں نے اپنی قوم کی اصلاح کی جائے۔

۱۰۔ انجمن اعلیٰ ہند کے فیصلہ بدعت کے لئے طرغ اورد ہ کے ان امور شرعی کا حقد و ثواب سے بہ لاء ہے۔

لام طنحی کی گفتگو

لام طنحی نے شعب قریب میں ذکر کیا مسلم کی حدیث ہے "میری امت میں چار چیزیں کو رنگ نہیں کیا جائے گا میں سے سب، نسب، فقر کا ہے اور عیث۔"

اس کے بعد یہ سوال اٹھا کہ اگر اس کے متعلق وہ احادیث ملتی جائیں جن میں خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خاندان و نسب کی تعظیم بیان کرتے ہوئے فرمایا ہو تو قرآن اور احادیث کو لے کر عقل نے حکم پر تعظیم دلی ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہوا کہ یہاں اس سے مراد فقر کا نہیں بلکہ حق لوگوں کے مراتب و درجات اور عقلات کا جو کہ قصور ہے جیسا کہ کئی شخص کے بھوتے دہرے مجتہدین اس سے فقر مشہور نہیں بلکہ اپنے دلوں کا ملو بان کرنا قصور ہے پھر فرمایا

قد یکون بہ الاشارة بسعة
 علیہ فی نفسه وآثار علی
 وجہ الشکر

تو یہ قول غور پر کر لیں۔

لام طنحی نے شعب قریب میں اسے نقل کر کے اس کی تائید کی

(شعب قریب ص ۱۳۸)

حلقہ شمس الدین کے اشعار

حلقہ شمس الدین ہی نامور ترین و مشہور نے ان اشعار میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے۔

ننقل احمد نور اعظمیما نالکلا فی جہاد الساجدیما
 نقطب فیہم قرما فقرنا اسی لن جہاد خیر لمرسلینا
 (نور احمدی عظیم لود کی صورت میں ملاحظہ کی جڑتھیں میں چلتا ہوا اہل سے

اپنی عذاروں سے غفلت ہوتا ہوا غیر مطمئن کی صورت میں ظہور پذیر ہوں
والہدہ ماجدہ کے اشعار مبارکہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے حق میں جس طرف میلان ہوتا
ہوتا ہے اس کے بارے میں نام جو نیم نے سند ضعیف کے ساتھ دیا کی وجہ سے بطریق
زہری انہوں نے ام سلمہ بنت ابی رستم سے انہوں نے اپنی والدہ سے بیان کیا جس
مرض میں پیدا ہوئی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصل ہوا میں وہیں مسجد تھی۔ من دونوں
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف پانچ سال کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ
وسلم کے سر کے پاس تھکڑا کر لیا تھے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم کے چہرہ کی طرف دیکھا اور یہ اشعار کہے

بارک فیک اللہ من غلام بہلین الفی من صوتہ فحسام
(اللہ تعالیٰ تجھے برکت عطا کرے اس شخصیت کے بچے جس نے صوت کے طور
سے نہایت پائی)

نجاہون الملک المنام قوی غدا انضرب بالسهام
(اللہ تعالیٰ ایک دھم کی مدد سے قریب آنے والی کے دن میں کانٹہ مارے گا)
ہیئائتہ من ابل سوام ان صبح ماہبصرت فی المنام
(سوچتی لو انہوں کے ساتھ ہمارے اس کی تعبیر ہوتے ہو غراب میں دیکھا)
فانت مبعوث لى الامام من عندی الجلال والاكرام
(آپ کو ہم حق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اللہ صاحب جلال و کمال کی طرف
سے)

تبعث فی المحل والحرم تبعث بالتحقیق والاسلام
(آپ کو ہم دغیر حرم کے ہی ہی آپ کو اسلام اور حقائق دے کر بھیجا گیا ہے)
فین لبیک اسلام فوالہ لبھاک عن الاصنام

(آپ کے والد امیر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونے کی خبر کی مہارت سے منع کیا ہے۔)

لَا تَتَوَلَّيَا مَعَ الْأَعْتَمِ

اور تم اپنی امت کے ساتھ ان سے چن

نا۔ یہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے فرمایا ہو رہی ہوئے والا ہے ہر جہ سے
نہ لا ہوت والا ہے "ہر صاحب کثرت کا ہو جائے گا میں چاہی ہوں جس میں میرا ذکر جاتی
ہے میں نے خبر رکھنی ہے اور پانچویں کو جہنم دیا ہے اس کے بعد میں کا اصل ہو گیا۔

خاتمہ

امام ابو بکر کاشفی

میرا دعویٰ یہ ہو کر نہیں کہ یہ مسئلہ انتہائی ہے بلکہ یہ اختلافی ہے جس میں نے
نبوت کے اقوال ہی نقل کئے ہیں کیونکہ اس مقام کے صاحب دینی تھے پھر سے شیخ کے
والد شیخ کامل الدینی تھے کا بیان ہے امام چشتی ابو بکر ابن ابی بکر دانی سے اس شخص کے
بارے میں سوال ہوا اور کہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد مدنی ہیں تو
انہوں نے فرمایا۔

لَمْ يَلْعَنُوا لَآنَ اللَّهِ تَعَالَى
بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمَئِذٍ اللَّهُ
وَرَسُولُهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ الْأَعْتَابُ

یہ شخص لعنتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا
قرین ہے پھر یہ لوگ اللہ اور اس کے
رسول کو لعنت پہناتے ہیں ان پر دنیا
آخرت میں اللہ کی لعنت ہے۔

پھر فرمایا

وَلَا تَكُنِ الْأَعْتَمُ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
بِهِ لَمْ يَلْعَنُوا

اس سے بڑھ کر کیا نص ہو سکتا ہے کہ
یہ کہا جائے کہ ان کے والد مدنی ہیں۔

لوپ کئے

ہم سبکی نے مدنی صنف میں حدیث مسلم و کریم کی نور ہار کا ہارسے لکھے یہ چار
 ضعیف کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دھریج کے ہارسے میں ایسا ہاتھ کریں
 کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں کو مہدی کی وجہ سے تکلیف
 نہ دیا کہ نور علیہ السلام کا ارشاد گراں ہے

ان الدین بوضوح اللعور مسولہ ہے شک نہ ایذا دیتے ہیں لفظ نور اس
 کے رسول کہ۔

ہار کا سحر ہی رائد نے حدیث مسلم نور اللعور سے نقل کی ہے نور ہار حدیث
 غریبہ ذکر کی ہے لیکن ہے صحیح یہ ہار دھریج کے ہارسے والی روایت کا بخیر کہ گیا
 (المدنی صنف: ۱۳۳)

اپنی مباحثہ میں لکھتے ہیں حضرت عمر بن عبدالمطلب کے نقلی نے حضور صلی
 اللہ علیہ وسلم کے دھریج کے ہارسے میں ایسے گھلتے کہ تو اسے معجز کر دیا اور
 کہا آج تم ہارسے لکھے نہیں کہہ گئے۔
 (المدنی صنف: ۱۳۳)

علیہ السلام میں بھی یہ روایت ہے شیخ ابیہ کی ام حکام میں یہ اختلاف بھی ہے کہ
 حضرت عمر نے یہ حاکمیت ہار میں ہارسے اور اسے اپنے دھریج سے نقل دیا۔
 والله اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

=====

١
السُّبُلُ الْجَمِيَّةُ
سِيْفُ
الْأَبَاءِ الْعَلِيَّةِ

بِمَشْرِعِ الْعَدْلِ جَلَّلَ الْوَجْهَ الرَّحْمَنُ تَبْلِيغَ تَكْرِيمِ السُّبُحِ
لشعبه سنة ١٣٩٩ هـ، ١٣٥٠ م

فَتْحٌ وَشَرَفٌ وَمَقَرٌ ظَنِيهِ
الدُّكْتُورُ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِي